بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم - دوشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ — ۱۴ امان ۱۳۴۶ھش ۲ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ ۱۴ مارچ ۱۹۶۷ء — نمبر ۵۵

اخبارِ احمدیہ

—• ربوہ ۱۳ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کھانسی بہت ہے اور کل سے کمزوری بھی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

—• ربوہ ۱۳ مارچ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو اب بخار تو نہیں ہے۔ لیکن کمزوری چل رہی ہے۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—• ربوہ ۱۳ مارچ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل دن کے وقت زیادہ سے زیادہ ٹمپریچر ۱۰۰ کے قریب رہا۔ آج صبح ٹمپریچر نارمل سے کچھ زیادہ ہے۔ کھانسی میں پہلے سے فرق ہے مگر کمزوری کا حال بہت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

—• لاہور — اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے محترم شیخ نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کو پچھلے دنوں فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت شیخ مشتاق حسین صاحب مرحوم رضؓ کا پڑپوتا، محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور کا پوتا نیز محترم شیخ محمد محسن صاحب مرحوم آف لائل پور اور محترمہ محمودہ سلطانہ صاحبہ کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام سالک احمد تجویز ہوا ہے۔

ادارۂ الفضل ولادت باسعادت کی اس تقریب پر محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب محترمہ محمودہ سلطانہ صاحبہ اور آپ کے خاندان کے جملہ افراد کی خدمت میں مبارک باد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما کر اسے بلند اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

—• میرے بہنوئی چوہدری کرامت اللہ صاحب کراچی کو خون میں انفکشن کی وجہ سے بخار ہو جاتا ہے۔ تکلیف بڑھ جانے کے باعث وہ خاموش رہتے ہیں اور بات چیت نہیں کرتے۔ بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے شفائے کامل عطا فرمائے آمین

(ملک بشارت احمد ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں

یہ ایسی چیز ہے جو جامع حسنات اور دافع سیّئات ہے

"ہمارا اپنا اور ان راستبازوں کا جو پہلے ہو گزرے ہیں ان سب کا تجربہ ہے کہ نماز سے بڑھ کر خدا تعالےٰ کی طرف لے جانیوالی کوئی چیز نہیں جب انسان قیام کرتا ہے تو وہ ایک ادب کا طریق اختیار کرتا ہے۔ ایک غلام جب اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ پھر رکوع بھی ادب ہے جو قیام سے بڑھ کر ہے اور سجدہ ادب کا انتہائی مقام ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو فنا کی حالت میں ڈال دیتا ہے اس وقت سجدہ میں گر پڑتا ہے۔ افسوس ان نادانوں اور دنیا پرستوں پر جو نماز کی ترمیم کرنا چاہتے ہیں اور رکوع سجود پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ تو کمال درجہ کی خوبی کی باتیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اس عالم سے حصہ نہ رکھتا ہو جہاں سے نماز آتی ہے تب تک انسان کے ہاتھ میں کچھ نہیں

نماز ایسی چیز ہے جو جامع حسنات ہے اور دافع سیّئات ہے۔ میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ بیان کیا ہے کہ نماز کے جو پانچ وقت مقرر کئے ہیں اس میں ایک حقیقت اور حکمت ہے۔ نماز اس لئے ہے کہ جس عذاب شدید میں پڑنے والا مبتلا ہے وہ اس سے نجات پالیوے۔ اوقاتِ نماز کے لئے لکھا ہے کہ وہ زوال کے وقت سے شروع ہوتی ہے۔ یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جب انسان غنی ہوتا ہے تو وہ طاغی ہو جاتا ہے اور حدود اللہ سے نکل جاتا ہے۔ لیکن جب اس کو کوئی دکھ اور درد پہنچے تو پھر یہ فطرتاً دوسرے کی مدد چاہتا ہے اور اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ پس جب اس پر ابتداء مصیبت ہو تو اسی وقت سے گویا نماز شروع ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص پر غیر متوقع گورنمنٹ کی طرف سے وارنٹ گرفتاری جاری ہو گیا کہ فلاں امر کے متعلق تم اپنا جواب دو۔ یہ پہلا مرحلہ ہے جو مصیبت کا آغاز ہوا اور اس کے امن و سکون میں زوال شروع ہو گیا۔ یہ وقت ظہر کی نماز سے مشابہ ہے۔

پھر بعد اس کے جب وہ عدالت میں حاضر ہوا اور بیانات ہونے کے بعد اس پر فرد قرارداد جرم لگ گئی اور شہادت گزر گئی۔ تو اس کی مصیبت اور کرب پہلے سے زیادہ بڑھ گیا۔ یہ گویا عصر کا وقت ہے۔ کیونکہ عصر کی نماز کا وہ وقت ہے جب سورج کی روشنی بہت ہی کم ہو جاوے۔ یہ عصر کا وقت اس پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس کی عزت و توقیر بہت گھٹ گئی اور اب وہ مجرم قرار پا گیا۔ اس کے بعد مغرب کا وقت آتا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور یہ اس وقت سے مشابہ ہے کہ جب حاکم نے اپنا آخری حکم اس کے لئے سنا دیا اور عشاء کا وقت اس سے مشابہ ہے کہ جب وہ جیل چلا جاوے اور پھر فجر کا وہ وقت ہے جب اس کی رہائی ہو جاوے۔ ان حالات کے ماتحت ایسے انسان کا درد و سوزش ہر آن بڑھتی جاوے گی۔ یہاں تک کہ آخر اس کی سوزش و اضطراب اس کے لئے وہ وقت لے آوے کہ وہ نجات پا جاوے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۱۱ و ۱۱۲)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۷ء

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

یہ امر مسلمہ ہے کہ ہماری طرف سے بارہا اس کا اظہار کیا جا چکا ہے کہ جماعت احمدیہ سراسر ایک مذہبی تحریک ہے اس کو کسی ملک کی سیاست میں دخل اندازی کی ضرورت نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جماعت ایسی سیاست میں حصہ لینا اپنے مقاصد کے منافی خیال کرتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سیاست سے الگ رہنے کی ضرورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر یہی تحریک عوام میں پیدا ہو۔ اور مذہبی روح اس کے پیچھے کام کر رہی ہو۔ تو سیاسی رقابت اس کے رستہ میں حائل نہیں ہوگی۔ صرف جماعتی رقابت اس کے رستہ میں روک بنے گی۔ سیاسی رقابت کی وجہ سے ایسی تحریک اسی ملک میں محدود ہو کر رہ جائے گی۔ جس کی حکومت اس کی تائید میں ہوگی۔ لیکن جماعتی مخالفت کی صورت میں وہ کسی ملک میں محدود نہیں رہے گی۔ ہر ملک میں جائے گی اور پھیلے گی اور اپنی جڑیں نکالے گی بلکہ ایسے ملکوں میں بھی جا کر کامیاب ہوگی۔ جہاں اسلامی حکومت نہیں ہوگی کیونکہ سیاسی ٹکراؤ نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی زمانہ میں حکومتیں اس کی مخالفت نہیں کریں گی۔ چنانچہ احمدیت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ احمدیت کا منشاء محض مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کرنا تھا وہ بادشاہت کی طالب نہیں تھی۔ وہ حکومت کی طالب نہیں تھی۔ انگریزوں نے اپنے ملک میں بعض دفعہ احمدیت کو تکلیفیں بھی پہنچائی ہیں۔ لیکن اس کے خالص مذہبی ہونے کی وجہ سے اس سے کھلے بندوں ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ افغانستان میں ملانوں سے ڈر کر بعض دفعہ بادشاہوں نے سختیاں کیں لیکن پرائیویٹ ملاقاتوں میں اپنی معذوریاں بھی ظاہر کرتے رہے اور اظہار ندامت بھی کرتے رہے۔ اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک میں عوام الناس نے مخالفت کی . . . . علماء نے مخالفت کی۔ اور ان سے ڈر کر حکومت نے بھی بعض دفعہ روکیں ڈالیں۔ لیکن کسی حکومت نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ تحریک ہماری حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے قائم ہوئی ہے۔ اور یہ ان کا خیال بالکل درست تھا۔ احمدیت کو سیاست سے کوئی غرض نہیں۔ احمدیت صرف اس غرض کے لئے کھڑی ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی دینی حالت کو درست کرے اور انہیں ایک رشتہ میں پرونے تاکہ وہ مل کر اسلام کے دشمنوں کا اخلاقی اور روحانی ہتھیاروں سے مقابلہ کر سکیں۔"

(پیغام احمدیت صفحہ ۲۴، ۲۵)

یہ ہمارا اصول ایسا واضح ہے جس کو تمام لوگ خصوصاً پاک و ہند کے مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس اصول کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں۔ وہاں کے قانون کی پابندی حکومت کی وفاداری کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ البتہ کسی امر میں مذہبی اور اخلاقی نقطۂ نظر سے حکومت کو مشورہ دینا الگ بات ہے۔ اور دراصل ہماری وفادارانہ طریق عمل ہی کا ایک تقاضہ ہے۔ چنانچہ ایک پاکستانی احمدی حب الوطن من الایمان کے مطابق ہر جگہ پاکستان ہی کا ہوگا۔

یہ امر ایسا نہیں ہے جو ہمارے اہل علم حضرات کے علم میں نہ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ مودودی صاحب کی جماعت جو ایک سیاسی جماعت ہے اور موجودہ حکومت پاکستان سے کھلم کھلا اختلاف رکھتی ہے۔ تاکہ اس کی اپنی باغیانہ کارروائیوں پر پردہ پڑے۔ چنانچہ ماہنامہ ترجمان القرآن میں جو مودودی صاحب کی ذاتی ادارت میں شائع ہوتا ہے پچھلے دنوں ان کے ہمخیال ایک استاد کا خط شائع ہوا تھا جس میں نائیجیریا میں ۴۴

۴۴ جماعت احمدیہ کے خلاف سخت غلط بیانی کی گئی تھی۔ جس کی وضاحت ہم نے ایک گزشتہ اداریہ میں کی تھی۔

اس تعلق میں ہم ایک خط کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔ جو ہمارے مبلغ نائیجیریا نے لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ خود مودودی صاحب کے ہم خیال لوگ غیر ملکوں میں پاکستانی حکومت کے خلاف کیا پروپیگنڈا کرتے ہیں۔

مورخہ بارہ فروری کے الفضل کے ایڈیٹوریل میں ہمارے بارہ میں ایک پاکستانی کا یہ بے باک جھوٹ پڑھ کر بڑی حیرانگی ہوئی کہ یہ لوگ پاکستان اور اس کے عام مسلمانوں کے خلاف بھی پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ ہندوستان و پاکستان کی جنگ کے دوران انہوں نے اپنے ملنے والوں کو پاکستان کے حق میں دعا مانگنے سے یہ کہہ کر روکا کہ پاکستانی مسلمانوں میں اور ہندوستان کے کافروں میں کوئی فرق نہیں۔ اس لئے کسی کے لئے دعا کرنے کا کوئی سوال نہیں۔ البتہ امن کی دعا مانگو۔"

چونکہ یہ مراسلہ ترجمان القرآن میں چھپا ہے۔ لہذا یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ کس گروہ سے متعلق ہے۔ انہی کے ہم خیال ایک پاکستانی استاد نے ہمیں اپنے گھر پر دعوت دی۔ اس دعوت میں انصار الدین سوسائٹی کے ایجوکیشن سیکرٹری جو یہاں کے مسلمانوں میں بڑی اہم شخصیت ہیں۔ اور دو نائیجیرین مسلمان استاد تھے۔ اور ہماری ڈاکٹر شاہ صاحب قاضی عبدالرشید مجیر مبائعین کے مبلغ دو مزید پاکستانی مسلمان بھائی اور خاکسار موجود تھے۔ ان دنوں ہندو پاک جنگ ہو رہی تھی۔ اس میں ان کے ہم خیال دوست نے نائیجیرین مسلمانوں کو اس طرح تبلیغ کرنی شروع کی۔ جو پاکستان حکومت کے خلاف تھی۔

انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے یہاں بعض پاکستانی قادیانی بھی ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ یہاں کے لوگ سالہا سال کے تجربہ سے اور ہماری تبلیغ اور ہمارے اصولوں کو پرکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ اصل اسلام تو احمدیوں کا ہی ہے۔ جب بھی کوئی نیا پاکستانی آتا ہے تو وہ اسے احمدی سمجھ کر تعظیم سے ملتے۔ اور اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اور یہاں جب یہ پاکستانی آتے ہی احمدیت کے خلاف منہ کھولتے تو غیر از جماعت لوگ بھی ان کے منہ پر ایسی رسید کرتے ہیں کہ ان کو ہوش آ جاتی ہے۔ لہذا یہاں تو منہ بند رکھتے ہیں اور خفیہ طور پر پاکستان میں احمدیت کے خلاف نفرت پھیلا کر اپنی بھڑاس نکال لیتے ہیں۔ اور جب نائیجیرین احمدیوں کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ پاکستانی احمدی نہیں ہے بلکہ بدقسمتی سے احمدیوں کو برا بھلا کہنے والا ہے تو اس کی حالت پر بڑا افسوس کرتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ تم احمدی کیوں نہیں ہو جاتے۔ اس پر ان کو اور بھی آگ لگ جاتی ہے۔ اسی آگ کی بھڑاس وہ ایسے جھوٹ اور لغو الزامات کے ذریعہ نکال لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حالت پر رحم کرکے انکو ہدایت فرمائے۔

نصیرالدین احمد

حدیث النبی ﷺ

الکرم قلب المومن

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسموا العنب الکرم انما الکرم قلب المومن

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگور کو کرم (سخاوت) نہ کہو۔ کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔

(بخاری کتاب الادب)

احمدیت پر اعتراضات کے جوابات

تقریر محترم مولٰسنا شیخ مبارک احمد صاحب ۔ برموقع جلسہ سالانہ

(۳)

قرآنِ کریم اور علمِ تاویل

قرآن کریم میں تاویل کے علم کو بہت عظمت دی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ یہ ایسا علم ہے کہ جو محض اللہ تعالےٰ کے ساتھ مخصوص ہے یا ان لوگوں کو اِس علم سے نوازا گیا ہے جو علم میں کامل ہیں اور ماہر ہیں ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وما یعلم تاویلہٗ الّا اللہ
والرّاسخون فی العلم
یقولون اٰمنّا بہٖ کلٌّ
مّن عند ربّنا ۔ وما یذّکّر
الّآ اولوا الالباب ٥

(سورۃ آل عمران رکوع ۱ آیت ۸)

قرآن کریم کی متشابہ آیات کی حقیقت اور اصل مراد سوائے خدا تعالےٰ کے اور ان لوگوں کے جو علم میں پوری مہارت اور دستگاہ رکھتے ہیں اور کوئی نہیں جانتا۔

اسی طرح سورۂ یوسف میں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تذکرہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا :-

وکذٰلک مکّنّا لیوسف
فی الارض ۔ ولنعلّمہٗ
من تاویل الاحادیث ۔
واللہ غالبٌ علٰی امرہٖ
ولٰکنّ اکثر النّاس
لا یعلمون ٥

اور اسی طرح ہم نے یوسف کو اس ملک میں قدر و منزلت بخشی اور ہم نے اُسے یہ عزت کا مقام اس لئے بھی دیا تاکہ ہم تعبیرِ رؤیا کی حقیقت کا علم اسے دیں اور اللہ اپنی بات کو پورا کرنے پر کامل اقتدار رکھتا ہے لیکن اکثر لوگ اِس حقیقت کو جانتے نہیں ۔

(سورۂ یوسف آیت ۲۲)

یہاں پر واضح الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم یوسفؑ کو تاویل کا علم سکھائیں گے اور یہی اللہ تعالےٰ کا دستور ہے کہ اپنے برگزیدہ بندوں کو اپنی جناب سے تاویل کا خاص علم سکھاتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ بات کی تہ تک پہنچ جاتے ہیں اور مشکل مسائل کو حل کر لیتے ہیں اور ایسے طریق پر خدا تعالےٰ کی باتوں کی تفسیر و تشریح اور اس کی حقیقت بیان کرتے ہیں جس سے اللہ تعالےٰ کے کلام کی عظمت بھی ظاہر ہو اور کسی قسم کی کوئی ایسی بات بھی نہ پیدا ہو جس سے خدا تعالےٰ کے کلام کی یا اُس کے پاک انبیاء اور برگزیدہ بندوں کی تضحیک ہو ۔

حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب قرآن کریم کے مشکل مقامات کی صحیح تفسیر اور اصل حقیقت اور ان کی بہتر تعبیر پیش کی تو مخالفینِ احمدیت نے بجائے اسکے کہ وہ اس پر غور کرتے اور اپنے لئے ہدایت کا سامان اور روح کی تازگی کیلئے غذا حاصل کرتے بغیر کسی غور و فکر کے ان حقائق اور معارف کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ یہ تو تاویل ہے اور احمدیوں کا تو کام ہی تاویل کرنا ہوتا ہے ۔

حالانکہ تاویل قابلِ اعتراض نہیں ۔ خدا تعالےٰ خود اِس علم سے نوازتا ہے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اِس علم سے حصّہ وافر پانے کے لئے حضرت ابنِ عباسؓ کے لئے دعا کرتے ہیں ۔ بڑے بڑے بزرگ اسے علم لدنّی قرار دیتے ہیں لُغتِ عرب علی الاعلان کہہ رہی ہے کہ تاویل سے مراد کسی چیز کا اصل مقصود اور حقیقت ہے ۔ اور اس کی اصل مراد اور تعبیر ہے ۔ مگر خدا ہدایت دے ہمارے مخالفین کو کہ اتنے پاکیزہ اور ضروری علم کے حاملین کو " تاویل کرنے والے ہیں " کہہ کر ہدایت کو ٹھکرا رہے ہیں اسی تاویل کی بدولت قرآن کریم کی جن آیات کو منسوخ سمجھا جاتا تھا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اُن کو حل کر کے قرآن کریم کے ایک بڑے حصّہ کو نسخ سے محفوظ کیا اور جن آیات کی حقیقت اور تاویل آپ کی سمجھ میں نہ آسکی حضرت بانیٔ احمدیت نے اُن کی حقیقت اور اصل مراد و تعبیر پیش کر کے قرآن کریم کے خلاف اِس الزام کو دُور کر دیا کہ اس کی آیات منسوخ ہیں اور یہ ثابت کر دیا کہ قرآن سچ مچ خدا کا کلام ہے اور اس کا ایک شعشہ یا نقطہ بھی منسوخ نہیں بلکہ قیامت تک قابلِ ہدایت ہے ۔

قرآنِ کریم سے چند مثالیں

میں اِس وقت قرآن کریم کی چند آیات بطور مثال آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر معترضین اور دشمنانِ احمدیت کی منشاء کے مطابق خالصتہً اُن کا ظاہر ہی مراد لیا جائے اور ان کی تاویل یعنی غور کر کے اصل مراد بیان نہ کی جائے تو نہ صرف یہ کہ اس سے قرآن کی دائمی اور ابدی صداقتوں کو رد کرنا پڑتا ہے کوئی عقلمند ان ظاہری معنوں کو تسلیم کر کے قرآن مجید کو خدا کا کلام بھی نہیں مان سکتا ۔

مثلاً اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :-

من کان فی ھٰذہٖ اعمٰی
فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی
واضلّ سبیلًا ٥

(بنی اسرائیل آیت ۷۳)

اس کے لفظی معنی یہ ہیں کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرۃ میں بھی اندھا ہے اور وہ اپنے طریق میں سب سے بڑھ کر گمراہ ہوگا ۔ اگر اس آیت میں لفظ اعمٰی کی ہم صحیح تعبیر و تاویل کلام کے سیاق و سباق اور قرآن مجید اور واقعات کی روشنی میں نہ کریں گے تو اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جو شخص اس دنیا میں نابینا ہے اور آنکھوں سے محروم ہے وہ آخرۃ میں بھی آنکھوں سے محروم اور نابینا ہوگا اور اُسے کسی قسم کی خیر و برکت نصیب نہ ہوگی ۔ علم دین کا معمولی طالب علم بھی اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ قرآن کریم کے منشاء اسلام کے مقصد اور خدا تعالےٰ کی صفتِ ربوبیت کے سراسر یہ معنے خلاف ہیں ۔ ان معنوں میں انسانیت کی ہتک ہی نہیں خدائے عزّ وجلّ کی شانِ اقدس پر بھی حرف آتا ہے ۔ انہی وجوہ کی بناء پر مفسرین اور محققین نے اس آیت کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ جو روحانی طور پر اندھا ہے اور ہدایت سے محروم ہے اور بصیرت سے کورا ہے وہ آخرت میں بھی روحانی انعامات اور برکات سے محروم رہے گا ۔ اگر آیت کی اس تاویل اور حقیقت اور اصل مفہوم کو تسلیم نہ کیا جائے تو حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے عزیز صحابی تھے اور رضی اللہ عنہم کے مصداق تھے اور اسی طرح وہ بے شمار نیک پارسا اور دین کے خادم جو ظاہری آنکھوں سے تو محروم تھے لیکن روحانی بصیرت اور قرآنِ کریم حفظ کرنے کی برکت سے حصّہ وافر پا چکے تھے ان سب کو گمراہ قرار دینا پڑے گا ۔ کیا اسلامیات اور الٰہیات کا کوئی طالبِ علم اور اسلام اور قرآن کا کوئی سچا پیرو یہ بات برداشت کر سکتا ہے ؟

اب آپ دیکھیں آیت کی تاویل کریں یعنی ظاہر ہی خالصتہً مراد نہ لیا جائے بلکہ اس کی اصل حقیقت جس میں ظاہر کی بھی کچھ شراکت پائی جاتی ہے اور جس کے بغیر گزارہ نہیں تو مولٰسنا مودودی اور بڑے بڑے فلسفی دشمنانِ احمدیت یہ اعتراض کرتے ہیں کہ احمدیت نے تاویل کا دروازہ کھول دیا ہے اور اگر تاویل نہ کریں اور ان کی منشاء کے ماتحت ظاہر پر ہی محمول کریں تو قرآن اور اسلام کی دائمی صداقتوں کو جھٹلانا پڑتا ہے ۔

پس تاویل کا دروازہ اہلِ علم اور برگزیدہ لوگوں کے لئے اللہ تعالےٰ نے کھولا ۔ اللہ تعالےٰ کے رسولؐ نے کھولا اور اہلِ علم بزرگوں اور اولیائے نے کھولا ۔ اور اگر یہ دروازہ نہ کھلتا تو نہایت قیمتی حقائق و معارف سے انسانوں کو محروم رہنا پڑتا ۔

(۲) اسی طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے

بل رّفعہ اللّٰہ الیہ ؕ
وکان اللّٰہ عزیزًا حکیمًا

(سورۃ نساء آیت ۱۵۹)

اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب و حکمت والا ہے ۔ اب غیر احمدی علماء کا ایک طبقہ اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اسی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھا لیا اور وہ ابتک زندہ ہیں اگرچہ اس حصّۂ آیت میں نہ آسمان کا ذکر ہے اور نہ ہی زندہ اٹھا لینے کا لیکن ان معنوں کو تسلیم کر لینے سے کتنی بڑی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں ۔ سب سے پہلی قباحت تو یہ کہ اللہ تعالےٰ کو محدود ماننا پڑتا ہے کہ وہ آسمان میں ہی ہے حالانکہ وہ غیر محدود ہستی ہے اور ہر جگہ موجود ہے ۔ دوسری قباحت یہ ماننی پڑتی ہے کہ جب یہودیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو قتل کرنے اور صلیب پر مارنے کا منصوبہ بنایا تو اللہ تعالےٰ کو اس قدر خوف لاحق ہوا کہ کہیں یہود اپنے منصوبہ میں کامیاب نہ ہو جائیں مسیح کو زمین پر سے اٹھا کر آسمان پر چھپا دیا تا وہاں یہود نہ پہنچ سکیں لیکن وہ ہستی جو قادرِ مطلق اور تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے کیا وہ اسی زمین پر مسیح علیہ السلام کی حفاظت نہ کر سکتی تھی ۔ اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کو خوف بھی تھا اور اُسے قدرت بھی پوری نہ تھی ۔ پھر یہ قباحت بھی لازم آتی ہے کہ حضرت سرور دو عالم رسولِ اکرم

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دشمنوں نے جب اذیت پہنچائی اور آپؐ کے دانت مبارک شہید ہو گئے۔ سر زخمی ہوا۔ زخموں سے خون بہنے لگا تو اس وقت خدا تعالےٰ نے اپنے اس پیارے انسان کی حفاظت کے لئے کوئی قدم نہ اٹھایا جو رحمۃ للعالمین بھی تھا اور خاتم النبیین بھی لیکن رسولاً الیٰ بنی اسرائیل کے لئے خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی اور اُسے اٹھا کر آسمان پر لے گئی اور دشمنوں کی اذیت سے مسیحؑ کو بچا لیا۔ پھر یہ بھی قباحت لازم آتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جو اپنے مقام اور درجہ کے لحاظ سے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے چھوٹے تھے انہیں تو خدا تعالےٰ نے آسمان پر عزّت کے ساتھ اپنے دائیں پہلو میں جگہ دی اور حضرت رسول اکرمؐ کو مدینہ کی خاک میں پناہ دی۔ کون مسلمان۔ غیرت مند مسلمان اس قسم کی ہتک آمیز اور بے عزتی کے خیالات کو آنحضرت صلعم کے لئے برداشت کر سکتا ہے! پھر یہ بھی قباحت لازم آتی ہے کہ یہ معنی محاورہ کے بھی خلاف ہیں۔

حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام قباحتوں سے نجات دلائی اور بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً کے یہ معنے اور تشریح فرمائی کہ اگرچہ یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو قتل کرنے اور صلیب پر مارنے کا منصوبہ بنایا تھا اور اس منصوبہ کے ذریعہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ نعوذ باللہ جھوٹا اور ملعون ثابت کرنا چاہتے تھے لیکن خدا تعالےٰ نے ان کے اِس منصوبہ کو خاک میں ملا کر اسی دنیا میں اور اِسی زمین پر ایسے حالات پیدا کر دئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب کی موت سے بچا کر یہ ثابت کر دیا کہ آپؑ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ رسول ہیں اور آپؑ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے حضور میں عزّت و رفعت عطا فرمائی کیونکہ خدا تعالےٰ غالب اور حکمت والا ہے اسنے اپنی صفتِ غالب کے ذریعہ سے دشمنانِ مسیحؑ پر مسیح علیہ السلام کو غلبہ دیا اور اپنی حکمتِ کاملہ سے مسیح علیہ السلام کو اسی دنیا میں ان کے ناپاک منصوبوں سے محفوظ رکھا اور مسیح علیہ السلام کو صلیبی موت سے بچایا۔ اب قرآن کریم کی ساری وہ آیات جو وفاتِ مسیحؑ پر دلالت کرتی ہیں اور بڑی واضح ہیں ان کی موجودگی میں بل رفعہ اللہ الیہ کے ایسے معنی کہ جو لغتِ عرب اور عرب کے عام محاورہ کے عین مطابق ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے رفعت اور عزت دی ان سے حضرت مسیحؑ کی شان اور عظمت بھی قائم ہوتی ہے قرآن کریم کی دیگر آیات سے تضاد بھی نہیں ہوتا اور آنحضرت صلعم کی شانِ بلند پر بھی کوئی حرف نہیں آتا اور خدا تعالےٰ کی قدرتِ کاملہ بھی ہر قسم کی کمزوری سے محفوظ رہتی ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی لفظ رفع کا استعمال فرمایا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں اذا تواضع العبد رفعہ اللہ الی السماء السابعۃ۔ یعنی جو بندہ عاجزی اور فروتنی کا طریق اختیار کرتا ہے اسے اللہ تعالےٰ ساتویں آسمان پر لے جاتا ہے۔ جملہ اہلِ اسلام اور علماءِ دین متقدمین

اس حدیث کی یہی تفسیر اور تاویل کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ فروتنی اختیار کرنے والے انسان کو عزت و رفعت بخشتا ہے۔ الغرض حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم۔ احادیث۔ لغت عرب کی روشنی میں جب رفعہ اللہ الیہ کی اصل حقیقت اور اس کی اصل مراد کو پیش کرتے ہیں جو ہر لحاظ سے صحیح موقف کی نشان دہی کرتی ہے تو دشمنانِ احمدیت یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ احمدی تو تاویل کرتے ہیں اگر یہ تاویل یعنی اصل حقیقت اور مراد بیان نہ کی جائے تو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی برتری نہیں رہتی اور نہ ہی قرآن کریم کی آیات میں تطابق پیدا ہوتا ہے۔ (باقی)

شذرات

(شیخ خورشید احمد)

۱۴ مارچ — ایک تاریخی دن

۱۴ مارچ کا دن سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ آج سے ترپن برس قبل ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے انتقال فرمایا تھا اور اگلے دن ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو اللہ تعالیٰ نے قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح الثانی کے عہدۂ جلیلہ پر متمکن فرمایا تھا اور اس طرح جماعتِ احمدیہ پر انتشار اور خوف و حزن کے جو بادل چھا رہے تھے وہ چھٹ گئے اور اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق خوف کو امن و سکینت سے بدل دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری علالت اور وفات کے وقت جماعت جن نازک حالات میں سے گزر رہی تھی آج ہم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ سیّدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان ایام کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

"قادیان کی نئی آبادی کا کھلا میدان گویا میدانِ حشر بن گیا۔ بے شک حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی جدائی کا غم بھی ہر مومن کے دل پر بہت بھاری تھا مگر اس دوسرے غم نے جو جماعت کے اندرونی اختلافات کی وجہ سے ہر مخلص احمدی کے دل کو کھائے جا رہا تھا اس صدمہ کو سخت ہولناک بنا دیا تھا۔۔۔۔ جمعہ کے دن سوا دو بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی وفات ہوئی اور دوسرے دن نمازِ عصر کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ منتخب ہوئے گویا یہ قریباً چھبیس گھنٹے کا وقفہ تھا جو قادیان کی جماعت پر قیامت کی طرح گزرا۔۔۔۔ جن لوگوں کے دلوں میں ان ایام کی یاد قائم ہے وہ اسے کبھی نہیں بھلا سکتے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ دن جماعت کے لئے قیامت کا دن تھا۔"

(الفضل ۲۸ دسمبر ۳۹ء)

الغرض ۱۴ مارچ کا دن ہماری تاریخ میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہے یہ دن ہمیشہ اس امر کی شہادت دیتا رہے گا کہ حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بالکل صحیح اور درست فرمایا تھا کہ :-

"خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ میں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔"

(بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

۔ایک دردمند مسلمان کا خط

حال ہی میں اخبارات میں ایک دردمند مسلمان کا خط چھپا ہے جس میں اس نے حبشہ کے مسلمانوں کی حالتِ زار کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ وہاں پر مسلمانوں کو مٹانے کی منظم کوشش کی جا رہی ہے آخر میں لکھا ہے :-

"میں مسلمانانِ پاکستان خصوصاً علمائے دین اور تعلیم یافتہ طبقہ سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس حالت میں اپنی آنکھیں بند نہ کریں وقت آگیا ہے کہ ہم کفر کے خلاف سینہ سپر ہو جائیں اور مضبوط بنیادوں پر تبلیغی سرگرمیاں شروع کر دیں تاکہ دینِ حق کا بول بالا ہو۔ دیکھنا چاہیئے کہ میرا یہ پیغام فدایانِ اسلام پر کس قسم کا اثر ڈالتا ہے اور وہ کیا عملی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔"

(نوائے وقت ۲۴ فروری ۶۷ء)

مراسلہ نگار کی دردمندی سے انکار نہیں لیکن گزشتہ تجربہ ہمیں یہی بتاتا ہے کہ یہ اپیل بھی صدا بصحرا ثابت ہو گی اور جن حلقوں سے انہوں نے اپیل کی ہے وہ کوئی عملی تدابیر اختیار کرنے سے قاصر ہوں گے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ کفر کے خلاف سینہ سپر ہونے کے لئے دو بنیادی باتوں کا ہونا ضروری ہے

اوّل :- پہلے خود اپنے قلوب میں اسلام کی صداقت کا زندہ اور کامل ایمان پیدا کرنا۔

دوم :- اس یقین سے سرشار ہونا کہ اسلام دنیا میں ضرور فتح یاب ہو گا اور وہ کفر کی طاقتوں کو بہر حال مغلوب کر کے رہے گا۔

لیکن یہی دو باتیں ایسی ہیں جن سے آج کا مسلمان محروم ہے نتیجہ یہ ہے کہ اس میں قوتِ عمل کا فقدان ہے وہ غیر مسلموں تک اوّل تو پیغام اسلام پہنچانے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔ اگر کرتا ہے تو اس میں کوئی اثر و جذب نہیں ہوتا۔

جماعتِ احمدیہ اگر بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کرنے میں کامیاب ہے اور اس کے بڑے خوشکن نتائج نکل رہے ہیں تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ اسلام پر کامل اور زندہ ایمان رکھتی ہے اور اس یقین سے بھی سرشار ہے کہ بالآخر

"سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"

(فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام از فتح اسلام)

کاش دیگر مسلمان بھی اس یقین سے اپنے آپ کو سرشار کریں اور پھر کفر کے خلاف سینہ سپر ہو کر اسلام کی فتح مندی میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کریں +

ہفتہ صفائی

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ مؤرخہ ۱۰ مارچ سے ۱۷ مارچ تک ربوہ میں ہفتہ صفائی منا رہی ہے اس ہفتہ میں ماحول اور جسم کی صفائی کے علاوہ مکھیوں کے ختم کرنے کی خصوصی مہم چلائی جائے گی۔

ربوہ کے ہر گھر میں مکھی مار دوا تقسیم کی جا رہی ہے۔ خدام اپنے اپنے حلقہ جات میں اس عرصہ میں کم از کم دو بار اجتماعی وقارِ عمل کریں گے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ ہفتہ صفائی کو کامیاب بنائیں۔ مستورات گھروں کے اندر صفائی کا اہتمام کریں۔ اور اطفال اپنے گھروں کے سامنے چھڑکاؤ کریں۔

مہتمم مقامی

خدام الاحمدیہ۔ ربوہ

جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کے سینتالیسویں سالانہ جلسہ کی مختصر روداد

اہم دینی و تربیتی موضوعات پر تقاریر

مکرم احمد صادق محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈھاکہ مشرقی پاکستان

(قسط ۲)

روداد اجلاسات ۲۵ فروری

دوسرے دن حسب پروگرام جلسہ کی کارروائی شروع ہونے سے قبل مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس جناب پراونشل امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جو ساڑھے آٹھ بجے سے دس بجے تک جاری رہا۔ اس اجلاس میں تمام جماعتوں کے نمائندے، مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور معلمین وقف جدید شامل تھے۔ تلاوت قرآن پاک اور اجتماعی دعا کے بعد جناب امیر صاحب نے مؤثر رنگ میں بعض نہایت اہم جماعتی امور پر روشنی ڈالی خاص طور پر فضل عمر فاؤنڈیشن اور دیگر تحریکات کی اہمیت واضح فرمائی۔

پروگرام خواتین

اسی دوران خواتین کا اجلاس علیحدہ منعقد ہوا جو نو بجے سے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ اس میں خواتین کے پروگرام کے علاوہ جناب مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے اور جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے تقاریر فرمائیں۔ فاضل مقررین نے اپنی تقاریر کے دوران خواتین کو جو قوم کے لئے گاڑی کے دو پہیوں میں سے ایک پہیہ کی حیثیت رکھتی ہیں اپنے مقام کو سمجھنے اور ان پر عائد شدہ بھاری قومی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی تلقین فرمائی ان تقاریر کا بنگلہ ترجمہ مکرم مولانا احمد صادق صاحب محمود مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پیش کیا۔

پروگرام بعد دوپہر

حسب پروگرام بعد طعام و نماز ٹھیک اڑھائی بجے چوتھا اجلاس تلاوت قرآن پاک کے ساتھ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولانا احمد صادق صاحب محمود نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد جناب شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے "تبلیغ اسلام بیرونی ممالک میں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ دوران تقریر فاضل مقرر نے جماعت احمدیہ کے اسلام کی عظیم اشاعت کے سلسلہ میں سنہرے کارہائے نمایاں کو واضح فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد جناب مولانا سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے "حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق" کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی ازاں بعد جناب مولانا ابوالعطاء صاحب نے "مقام مسیح موعود" پر ایک مؤثر تقریر فرمائی۔

بعد نماز مغرب جناب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت خدام کی ایک اہم و ضروری تربیتی میٹنگ منعقد ہوئی۔ آخر میں مرکز کی خاص خاص تقاریب مقامات، اور بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام کی شاندار خدمات سے متعلق مختلف سلائڈ اور رنگین فلمیں دکھائی گئیں جس سے حاضرین بہت محظوظ و مسرور ہوئے۔ اس طرح ہمارے جلسہ کا دوسرا دن نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس ۲۶ فروری

حسب پروگرام تیسرے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت جناب صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء تلاوت قرآن پاک کے ساتھ شروع ہوا جو حافظ سکندر علی صاحب نے کی بعدہٗ قریشی محمد صادق صاحب اور ماسٹر نور الٰہی صاحب نے نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ بعد ازاں جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے "وقف جدید کی اہمیت" پر تفصیل سے دلنشین انداز میں روشنی ڈالی اور ایمان افروز واقعات بیان کر کے وقف جدید کے کارہائے نمایاں کو واضح فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے انصار اللہ کے فرائض کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے پیچھے اپنی اولاد کو ایسے نیک اور صالح بنا جائیں کہ وہ اچھی یادگار ہوں جو قوم و ملت اور اسلام کی بے لوث خدمات بجا لا کر اللہ کے دربار میں سرخرو ہو سکیں۔ آپ نے انصار اللہ کے فرائض کے ضمن میں قرآن کریم کو سیکھنے اور سکھانے اسی طرح عارضی وقف میں شوق و ذوق سے شامل ہونے کی تلقین فرمائی۔ نیز آپ نے جلسہ گاہ میں ہی عارضی وقف کرنے والوں سے وعدہ بھی لیا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بھی قرآن کریم کو بکثرت پڑھنے پڑھانے اور قرآنی تعلیم کا پاک نمونہ پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی اور عارضی وقف کی اہمیت واضح فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد وکیل بدرالدین صاحب آف دنگموڑ نے "تحریک جدید" کے موضوع پر تقریر فرمائی اور تحریک جدید کے ماتحت اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے کارہائے نمایاں پر نمایاں رنگ میں روشنی ڈالی۔

اجلاس ہفتم

آخری اجلاس مورخہ ۲۶/۲ بروز اتوار ٹھیک اڑھائی بجے بعد دوپہر زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی محمد اظہر صاحب نے کی اور نظمیں اردو بنگلہ مشتاق احمد صاحب سہگل اور نور الٰہی صاحب نے خوش الحانی سے پڑھیں۔ اس کے بعد مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعودؓ کی عظیم الشان خدمات دینیہ اور ان کے غیر معمولی نتائج کو احسن رنگ میں بیان فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر پر فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق بھی پرزور تحریک فرمائی تاکہ حضرت مصلح موعودؓ کے مقاصد و کارناموں کی تکمیل اور ان کی برکات وسیع سے وسیع تر ہوں۔ آپ کے بعد جناب مقبول احمد صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر پبلک ریلیشن حکومت مشرقی پاکستان نے اسلام اور امن عالم کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ کے بعد جناب محمد مصطفیٰ علی صاحب (چیف ٹکنیکل آفیسر اگریکلچرل انفارمیشن سروس) نے سیرۃ النبی صلعم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ طیبہ کے بعض ایمان افروز واقعات کو پیش کیا اور آپ کی مقدس سیرۃ و اسوۂ حسنہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

آپ کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے "ضرورت الہام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مولانا ابوالعطاء صاحب کی تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ایک پیغام جو حضور نے ۱۹۵۶ء میں مشرقی پاکستان کی جماعتوں کے نام چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں کی ٹیپ ریکارڈنگ مشین پر اپنی زبان مبارک سے ریکارڈ کروا دیا تھا۔ مائیک پر سنایا گیا۔ جسے حاضرین نے نہایت عقیدت و انہماک کے ساتھ سنا۔ اس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور غلبۂ اسلام سے متعلق چند اقتباسات جو آپ نے ٹیپ پر ریکارڈ کرا دئے تھے مائیک پر سنائے گئے

اس کے بعد صاحب صدر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے صدارتی تقریر فرماتے ہوئے پہلے منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا فرمایا اور ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کو دعاؤں کا مستحق قرار دیا۔ اس کے بعد آپ نے پیغام حق وصداقت کو ہر فرد تک پہنچانے کے سلسلہ میں ہر احمدی پر جو مقدس فریضہ عائد ہوتا ہے اسے کما حقہ درد، جوش، صبر، ہمدردی فدائیت اور قربانی کے ساتھ سرانجام دینے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی زبانی ہدایت سنائی جو حضور نے ان کے روانہ ہونے کے وقت ان کے ذریعہ مشرقی پاکستان کے احمدیوں کو فرمائی تھی کہ "مشرقی پاکستان کی جماعتوں کو اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھانا چاہیئے۔" اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے قربانی کے معیار کو بڑھانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق بڑھانے پر زور دیا۔ اور فرمایا کہ ایسی قربانی جو محض خدا تعالیٰ کی محبت و رضا مد نظر رکھ کر کی جائے۔ ہماری سعادت و ترقی کا موجب ہوگی۔ صاحبزادہ صاحب کی ایمان افروز صدارتی تقریر کے بعد منتظمین جلسہ کی طرف سے چند دعاؤں کے اعلان پڑھ کر سنائے گئے۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اور اس طرح یہ مبارک سالانہ جلسہ بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

زکوٰۃ
کی
ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور
تزکیۂ نفس کرتی ہے

وعدہ جات چندہ وقفِ جدید بابت سال ۱۹۶۰ء

(فہرست نمبر ۳)

جن احباب نے وقف جدید کے سالِ رواں کے وعدہ جات ارسال فرمائے ہیں۔ اور ساتھ ہی ادائیگی بھی کر دی ہے۔ اُن کے اسماء دعا کے لئے ذیل میں درج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

نام	رقم	کیفیت
مسعود الحق صاحب لاہور	۳۰ — ۰۰	وصولی نقد
عبد الرشید معہ اہلیہ صاحبہ زرگر دی ضلع گوجرانوالہ	۱۷ — ۰۰	"
چوہدری مشہود احمد صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ	۷ — ۰۰	"
محمد اصغر صاحب قمر دار الصدر شرقی ربوہ	۱۰ — ۰۰	"
منشی رمضان علی صاحب ربوہ	۷ — ۵۰	"
مرزا مسعود احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	۸ — ۵۰	"
سمندخاں۔ اورنگ خاں۔ کوٹ قاضی ضلع جھنگ	۱۰ — ۰۰	"
ماسٹر رفیق احمد صاحب محلہ دار النصر ربوہ	۶ — ۰۰	"
نعیم احمد ابن حکیم علی احمد صاحب بیداد پور ضلع شیخوپورہ	۶ — ۰۰	"
نعمت اللہ صاحب باڈہ	۱۰ — ۰۰	"
بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب	۱۵ — ۰۰	"
مولوی دین محمد صاحب مربی سلسلہ کوٹلی آزاد کشمیر	۷ — ۰۰	"
شیخ محمد صدیق صاحب قبولہ ضلع منٹگمری	۲۷۵ — ۰۰	"
محمد حنیف صاحب قمر میانوالی خود	۷ — ۲۵	"
بشیر احمد صاحب صدیق۔ چک جھمرہ لائلپور	۶ — ۰۰	"
فضل احمد صاحب "	۶ — ۰۰	"
ظفر احمد صاحب "	۶ — ۰۰	"
فضل احمد صاحب "	۶ — ۰۰	"
قادر بخش صاحب "	۶ — ۰۰	"
ملک رشید احمد صاحب طبیب معہ اہلیہ گھوڑا دولکال گجرات	۹ — ۰۰	"
نذیر احمد صاحب ولد تاج الدین ادرحمہ ضلع سرگودہا	۶ — ۰۰	"
محمد اعظم صاحب دار البرکات	۴ — ۵۰	"
حافظ رمضان صاحب دار الصدر شرقی ربوہ	۱۳ — ۰۰	"
حافظ غلام حسین صاحب مجوکہ ضلع سرگودہا	۶ — ۰۰	"
نور الٰہی صاحب ۲۶ چ ب ضلع لائل پور معہ بچگان و اہلیہ	۱۸ — ۲۵	"
چوہدری محمد شفیع صاحب دوکاندار چک ۳۲ جنوبی سرگودہا	۵ — ۰۰	"
سردار بیگم صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ	۶ — ۰۰	"
مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب بچہ دلو احتفین	۱۳ — ۰۰	"
رمضان احمد صاحب ۲/۷ کاچھیلو ضلع تھرپارکر	۸ — ۲۵	"

(ناظم مال وقف جدید)

دعائے مغفرت

خاکسار کے ماموں جان مکرم سیٹھی عبد العزیز صاحب یونس اینڈ کمپنی لمیٹڈ پشاور میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مرحوم نے بیالیس سال عمر پائی ہے۔ علاوہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں۔ جو سب کم سن ہیں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو آمین

(شیخ عبد الرشید ظفر ربوہ)

۴۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کی آنکھ کا موتیا کا اپریشن چند یوم تک ڈسکہ میں ہو رہا ہے۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نصر اللہ خاں موضع ڈھاریکے ضلع شیخوپورہ

۵۔ میری لڑکی عزیزہ دلشادہ ۱/۲ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (برکت اللہ دار الیمن ربوہ)

سابقون کی دعائیہ فہرست

تحریک جدید کے مالی جہاد میں اخلاص اور استقلال سے حصہ لینے والوں کے لئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کے متعدد مواقع پیدا کرنے کا طریق رائج فرمایا تھا۔ ان مواقع میں سے ایک ۲۹ رمضان کی تقریب ہے جو کہ امسال گذر چکی ہے۔ دوسرا موقع ان کے لئے ۳۱ مارچ کا دن ہے۔ جس کے متعلق حضور رضی اللہ عنہ کا ارشاد تھا۔

"جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں"۔

پس جو مخلصین ۲۹ رمضان تک اپنے چندے ادا نہیں فرما سکے وہ ۳۱ مارچ سے پہلے ادا فرما کر دعاؤں کے اس قیمتی موقعہ سے مستفیض ہوں۔

سیکرٹریان تحریک جدید کو چاہیئے کہ ۳۱ مارچ کے معاً بعد ایسے دوستوں کی فہرست مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

لجنات اماء اللہ متوجہ ہوں

ناصرات الاحمدیہ کے چندوں کی وصولی میں نمایاں کمی ہے۔ چندوں کا ۵ ماہ کا حساب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت کم لجنات کی طرف سے ناصرات الاحمدیہ کا چندہ وصول ہوا ہے جو کہ نہایت قابل افسوس امر ہے۔ اضلاع کی لجنات اگر خود بیدار ہوں اور وہ اپنے شہروں کو بیدار کریں۔ تو ناصرات کا چندہ پورا ہو جانا کوئی مشکل امر نہیں۔ بڑی بڑی لجنات مثلاً سرگودہا، گوجرانوالہ، گجرات، شیخوپورہ اور سیالکوٹ وغیرہ کی طرف سے ناصرات کے چندہ کا ابھی تک ایک پیسہ وصول نہیں ہوا۔ ضلع کی صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اپنے شہر کا چندہ بھی روانہ کریں اور اپنے ضلع کے دوسرے شہروں کو بھی بیدار کریں۔

ناصرات الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ کے لئے اب لجنہ کے فارموں کے علاوہ الگ فارم بھی چھپوائے گئے ہیں۔ سیکرٹریان ناصرات کو چاہیئے۔ کہ ناصرات کی تفصیلی رپورٹ اب ان فارموں پر بھجوائیں۔ جن لجنات کے پاس فارم نہ پہنچے ہوں۔ وہ دفتر میں لکھ کر منگوا لیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے والد جو مختلف عوارض میں مبتلا رہتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ میں سے ہیں۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین نیز میں خود ایک ماہ سے بیمار ہوں میرے لئے بھی دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عاجلہ دے اور لمبی زندگی عطا کرے آمین

(والدہ زرتشت منیر احمد خان)

۲۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اپریل میں ہونے والے بارھویں جماعت کے سالانہ امتحان میں اللہ تعالیٰ ٹی۔ آئی۔ کالج گھٹیالیاں کے طلباء کو نمایاں کامیابی عطا فرمادے اور اس سال کا نتیجہ زیادہ بہتر اور امید افزا ہے۔ آمین

(پرنسپل ٹی۔ آئی۔ کالج گھٹیالیاں)

۳۔ میرا لڑکا محمد اقبال ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ ملتان ہسپتال میں اپریشن کے لئے داخل ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے

(نظام دین چک ۱۵ اشمالی تحصیل و ضلع سرگودہا)

نفع ہی نفع

قرآن پاک کی طباعت و اشاعت میں بلا خوف و خطر روپیہ لگا کر ثواب دارین حاصل کریں اور گھر بیٹھے آرام سے بہت معقول منافع ماہ بماہ وصول کرتے رہیں۔ روپیہ محفوظ۔ نفع اتنا مناسب کہ کسی اور جگہ سے نہ مل سکے۔

مکمل تفصیلات معلوم کرنے کے لئے کتابچہ خاص پیشکش مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۵۳۰ کراچی

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی حیثیت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر مفصل طور سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۶۳۳

میں خدا بخش عابد ولد چوہدری امام بخش مرحوم قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع ہانڈو گوجر ڈاکخانہ باٹا پور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱- میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اڑھائی بگھہ زرعی زمین واقع ہانڈو گوجر مالیتی مبلغ پانچ ہزار روپیہ۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (۲) لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ دو صد پچیس روپیہ (۲۲۵ روپیہ) ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

(۳) میری یہ وصیت جو کہ آخری وصیت ہے ہر حالت میں قائم رہے گی۔ اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے مالی سال کے شروع یعنی یکم مئی ۱۹۶۶ء سے نافذ سمجھی جائے گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اول ۵۰-۱)

العبد- خدا بخش عابد ولد چوہدری امام بخش مرحوم

گواہ شد: ملک منور احمد جاوید موصی ۱۵۵۰۰ ناظم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔

گواہ شد: چوہدری صفدر علی صدر جماعت احمدیہ ہانڈو گوجر۔ ضلع لاہور۔

مسل نمبر ۱۸۶۳۴

میں ملک محمد شفیع ولد ملک شہزادہ صاحب قوم نسوانہ راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لکھا نسوانہ ڈاکخانہ کانڈیوال ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت ہماری مشترکہ زمین ایک مربع نو ایکڑ ہے جو لکھا نسوانہ میں ہے اس وقت ہم تین بھائی اور ہمشیرہ حصہ دار ہیں۔ اور اس میں سے میرا حصہ پانچ ایکڑ ہے۔ جس کی موجودہ اندازاً قیمت ۱۰۰۰۰ روپیہ ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

میرا گزارہ اسی زمین کی آمد پر ہے اس کے بعد اگر کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ فرمائی جائے۔

(شرط اول ۵۰۰ روپے)

العبد:- محمد شفیع بقلم خود ولد ملک شہزادہ موضع لکھا نسوانہ ڈاکخانہ کانڈیوال ضلع سرگودھا۔

گواہ شد:- سلطان احمد بقلم خود [illegible]

گواہ شد: احمدی بقلم خود

مسل نمبر ۱۸۶۳۵

میں رضیہ بیگم زوجہ محمد اجمل بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پاراچنار ڈاکخانہ خاص ضلع کرم ایجنسی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

حق مہر مبلغ پانچ صد روپے جو بذمہ خاوند ہے۔ میرا زیور حسب ذیل ہے طلائی ہار وزنی سات تولہ کانٹے طلائی وزنی دو تولہ طلائی انگوٹھی دو عدد وزنی ایک تولہ۔ کل وزن دس تولہ مالیتی ۱۲۴۰ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول ایک روپیہ)

الامۃ نشان انگوٹھا۔ رضیہ بیگم زوجہ محمد اجمل بھٹی۔

گواہ شد:- محمد علی بھٹی [illegible]

گواہ شد:- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۱۸۶۳۶

میں بشارت احمد رانا ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۶ مراد ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولنگر صوبہ مغربی پاکستان حال فضل عمر ہوسٹل ٹی آئی کالج ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت صرف دس روپے بطور جیب خرچ اپنے والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد- بشارت احمد رانا فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد۔ غلام رسول [illegible] انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد محمد اسلم باجوہ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک ادبی محفل کا انعقاد

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ۶ مارچ ۱۹۶۷ء کو شام ساڑھے چار بجے کیمسٹری تھیٹر میں ایک ادبی محفل کا انعقاد عمل میں آیا۔ اجلاس کی صدارت نذیر احمد باہری نے کی۔ نصیر الحق صاحب نے تلاوت کلام پاک کی۔ بعد از تلاوت معتمد بزم اردو نے روداد اجلاس گزشتہ پیش کی۔ اس خصوصی تقریب کا تعارف محترم ناصر احمد صاحب پرواز نے کرایا۔

یہ تقریب ملک کے نامور شاعر جناب ابوظفر نازش رضوی کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔ اس تعارف کے بعد محفل کا آغاز کالج کے شاعر نصر اللہ ناصر صاحب نے اپنی غزل سنا کر کیا۔ آپ کے بعد لطیف گجراتی صاحب نے اپنی غزل پیش کی بعدہ محترم پرواز صاحب، جناب ڈاکٹر نصیر خان صاحب جناب نسیم سیفی صاحب، جناب عبد السلام صاحب اختر، جناب چوہدری محمد علی صاحب۔ اور جناب ابوظفر نازش رضوی صاحب نے اپنا اپنا کلام پیش کیا۔ اور یہ محفل شعر و سخن اختتام کو پہنچی۔

(منور احمد انیس۔ معتمد بزم اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

الفضل

خود خرید کر پڑھے

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصار اللہ ربوہ ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیے

سالانہ چندہ صرف ۶ روپے

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دین کے کام دو قسم کے ہوتے ہیں ایک انفرادی اور دوسرے اجتماعی!

جماعتی کاموں میں سب کو تسبیح کے دانوں کی طرح پرویا ہوا ہونا چاہیئے،

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ النور کی آیت اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰۤی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ .... (الخ آیت ۶۳) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"حقیقت یہ ہے کہ دین کے کام دو قسم ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو افراد سے تعلق رکھتے ہیں جیسے نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج وغیرہ اور دوسرے ایسے احکام جو تمام لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں جیسے جہاد یا مشورہ کے لئے قوم کا جمع ہونا یا کوئی ایسا حکم جو ساری جماعت کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر دیا گیا ہو جو کام ساری جماعت سے تعلق رکھتے ہوں افراد سے نہیں اُن میں سب کو ایسا پرویا ہوا ہونا چاہیئے جیسے تسبیح کے دانے ایک تاگے میں پڑے ہوئے ہوتے ہیں کسی کو ذرا بھی اِدھر اُدھر نہیں ہونا چاہیئے اور اگر کوئی ضروری کام کے لئے جانا چاہے تو امام کی اجازت سے جائے۔ اسی حقیقت کو تصویری زبان میں ظاہر کرنے کے لئے لوگ جب تسبیح کے دانے پروتے ہیں تو تاگے کے دونوں سرے اکٹھے کرکے ایک لمبا دانہ پرو دیتے ہیں اور اسے امام کہتے ہیں درحقیقت اس سے قومی تنظیم کی اہمیت کی طرف ہی اشارہ ہوتا ہے اور یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ جس طرح تسبیح کے دانوں کے لئے ایک امام کی ضرورت ہے۔ اسی طرح تمہیں بھی ہمیشہ ایک امام کے پیچھے چلنا چاہیئے۔ ورنہ تمہاری تسبیح وہ نتیجہ پیدا نہیں کر سکے گی۔ جو اجتماعی تسبیح پیدا کیا کرتی ہے لیکن بہت کم ہیں جو اس گُر کو سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ وہ شخص مومن ہی نہیں ہو سکتا جو ایسے امور میں جو ساری جماعت سے تعلق رکھتے ہوں اپنی رائے اور منشاء کے ماتحت کام کرے اور امام کی کوئی پرواہ نہ کرے۔ مومن کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اگر کوئی دینی کام ہو تو اجازت لے لے اور اگر کوئی اہم دنیوی کام ہو جس کا اثر ساری جماعت پر پڑتا ہو تو امام سے مشورہ لے لے بہرحال امر جامع سے علیحدہ ہونے کے لئے استیذان ضروری ہوتا ہے مگر چونکہ انسان کا امر جامع سے علیحدہ ہونا اس کی شامتِ اعمال کی وجہ سے ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اسے اجازت دے دو مگر ساتھ ہی دعا کیا کرو کہ خدا تعالےٰ اسے معاف کرے اور اس کی کمزوریوں کو دور کردے۔" (تفسیر کبیر)

ضروری اعلان

میرے سفر کی وجہ سے ماہ مارچ کا ماہنامہ "الفرقان" ربوہ مورخہ ۲۰ مارچ کو پوسٹ ہوگا ان شاء اللہ۔ خریدار احباب مطلع رہیں۔

(ابوالعطاء جالندھری)

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں!

تحریک جدید میں مجاہدین کی شمولیت کا کام ہمارے ذمہ ہے مگر ابھی تک دفتر سوم میں شامل مجاہدین کی تعداد بہت کم ہے نیز کل وعدہ جات کی رقم بھی نسبتاً کم ہے لہٰذا جملہ قائدین خدام خصوصی طور پر خصوصی ہفتہ منا کر کوشش کریں کہ۔

۱۔ جو احباب جماعت ابھی تک شامل نہیں ہوئے وہ دفتر سوم میں شمولیت کا شرف حاصل کریں۔

۲۔ جو شامل ہو چکے ہیں ان کا وعدہ حسب حیثیت ہو۔

۳۔ جو نئے احباب جماعت میں شامل ہوئے ہیں اُن سے وعدہ جات لئے جائیں۔

۴۔ جو نئے کمانے والے احباب ہیں انہیں دفتر سوم میں شامل کیا جائے۔ (مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ — لاہور ۱۳ مارچ۔ شہنشاہ ایران اور ملکہ فرح پاکستان کا ۷ روزہ غیر سرکاری دورہ مکمل کرنے کے بعد کل صبح لاہور سے تہران روانہ ہو گئے۔ ہوائی اڈے پر انہیں شاہانہ انداز میں الوداع کہا گیا۔ انہوں نے روانگی سے قبل صدر ایوب کے ہمراہ گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ انہیں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ طیارے پر سوار ہونے سے قبل شہنشاہ نے صدر ایوب سے نہایت گرم جوشی سے مصافحہ کیا۔

شہنشاہ ایران نے کل اپنی روانگی سے کچھ دیر بعد ہی شاہی طیارے سے صدر ایوب کے نام خیر سگالی کا ایک پیغام بھیجا جس میں انہوں نے کہا ہے کہ پاکستانی عوام نے جس والہانہ انداز میں ہمارا استقبال کیا ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ دونوں ملکوں کے عوام میں لازوال برادرانہ اتحاد موجود ہے انہوں نے کہا کہ میری دعا ہے کہ عظیم پاکستانی عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لئے آپ کی کوششیں بدستور بارآور ہوتی رہیں۔

● — تہران ۱۳ مارچ۔ شہنشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی اور ملکہ فرح پہلوی پاکستان کے ایک ہفتہ کے دورہ کے بعد کل تہران واپس پہنچ گئے۔

● — جکارتہ ۱۳ مارچ۔ انڈونیشیا کی عوامی مشاورتی کانگریس نے صدر سوکارنو کو تمام اختیارات اور اعزازات سے محروم کرنے کا اعلان کر دیا ہے اس کے ساتھ ہی کل فوج کے سربراہ جنرل سوہارتو نے انڈونیشیا کے قائم مقام صدر کے عہدے کا حلف اٹھا لیا وہ عام انتخابات تک ملک کے صدر رہیں گے۔

● — لاہور ۱۳ مارچ۔ صدر ایوب خاں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ بھارت نے پاکستان کے ساتھ جو معاندانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے مسز اندرا گاندھی کے دوبارہ وزیر اعظم منتخب ہو جانے کے باوجود اس میں کسی تبدیلی کا امکان نہیں۔ وہ لاہور کے ہوائی اڈے پر ایک خصوصی انٹرویو میں بھارتی انتخابات کے نتائج پر تبصرہ کر رہے تھے صدر شاہ ایران کو رخصت کرنے کے لئے ہوائی اڈے پر گئے تھے۔

● — نئی دہلی ۱۳ مارچ۔ مسز اندرا گاندھی نے کہا ہے کہ وہ چین اور پاکستان سے اپنے جھگڑے طے کرنے اور باہمی سمجھوتوں کے لئے اقدامات کریں گی انہوں نے کہا دونوں ہمارے پڑوسی ملک ہیں۔ اور اس بات کی ضرورت ہے کہ ان سے ہمارے تعلقات خوشگوار ہوں۔

آل پاکستان طبی بورڈ کے تین اراکین کی ربوہ میں تشریف آوری

اراکین نے ربوہ کے دواخانے اور فضل عمر ہسپتال دیکھنے کے علاوہ تعلیمی ادارے بھی دیکھے

ربوہ — یونانی آیورویدک طریقِ علاج کے آل پاکستان طبی بورڈ کے تین اراکین جناب حکیم شرف الحق صاحب نیو دہلی دواخانہ راولپنڈی جناب حکیم عبدالمالک صاحب بی اے آف تخت بائی مردان اور جناب وید محمد اجمل صاحب آف لاہور جھنگ اور میانوالی کے بعض اطباء کی معیت میں مورخہ ۱۰ مارچ کو چنیوٹ سے ربوہ تشریف لائے۔ یہ تینوں حکماء بورڈ کے اس گروپ میں شامل ہیں جو اطباء کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں لائل پور جھنگ اور سرگودھا کا دورہ کر کے اطباء کے انٹرویو لے رہا ہے یہ گروپ مورخہ ۱۰ مارچ کو اسی سلسلہ میں چنیوٹ آیا ہوا تھا — ربوہ میں آل پاکستان احمدیہ طبی ایسوسی ایشن نے صدر جناب حکیم خورشید احمد صاحب شاد جنرل سیکرٹری حکیم محمد اسلم صاحب فاروق اور ایسوسی ایشن کے دیگر عہدیداروں نے آپ کا استقبال کیا ربوہ پہنچنے کے بعد معزز نامور اطباء نے ربوہ کے یونانی دواخانے دیکھنے کے علاوہ فضل عمر ہسپتال بھی دیکھا وہ ربوہ کے تعلیمی اداروں میں بھی تشریف لے گئے خاص طور پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلباء سے انہوں نے بہت دلچسپی کے ساتھ باتیں کیں مزید براں انہوں نے تعلیم الاسلام کالج کے نیو کیمپس میں زیرِ تعمیر عمارات اور جامع مسجد کی زیرِ تعمیر عمارت بھی دیکھی۔ نماز عصر کے بعد طبی ایسوسی ایشن نے اطباء کرام کے اعزاز میں عصرانہ ترتیب دیا۔ بعدہٗ وہ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنے کے بعد چنیوٹ واپس تشریف لے گئے۔

-::-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۸